اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

# اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
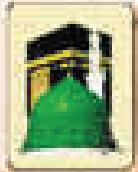
معروف بہ

# ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

**مؤلّف:**

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

**مجلس المدینۃ العلمیۃ** (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

**مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی**

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268



## توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوی رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

**ارشاد :** جائز ہے۔

## کیا کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہئے؟

### ﴿ایک علمی مذاکرہ﴾

**مؤلف :** ''تحفہ حنفیہ'' کی جِلد پیشِ نظر تھی، اس میں یہ **مکالمہ** ملا۔ خیال ہوا کہ اسے بھی **ملفوظات** میں شامل کرلیا جائے کہ نہایت مفید اور ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہے۔ ۲۵ جمادی الاولیٰ روز پنجشنبہ ۱۳۱۶ھ کو وقتِ چاشت جناب مولوی سیّد محمد شاہ صاحب صدرِ دُوم ندوہ ابنِ مولوی سید حسن شاہ محدِّث رامپوری مع گرامی جناب سیّد نوشہ میاں صاحب و جناب مولوی سید محمد نبی صاحب مختار و جناب تصدق علی صاحب وکیل۔ صاحبِ حجتِ قاہرہ (یعنی مضبوط دلیلوں والے)، مجددِ مِائَۃِ حاضرہ (یعنی موجودہ صدی کے مجدد) حامیِ اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ دامت برکاتہم کے یہاں آئے اور دیر تک ایک نفیس جلسہ دلکشا مذاکرہ علمی کا رہا۔ میاں صاحب سے مراد جناب صدرِ دُوم ندوہ ہیں۔ جو اَلفاظ دو خط ہلالی کے اندر (یعنی ﴿ ﴾ میں) ہوں وہ فقیر محررِ سُطُور (یعنی مُفتی اعظم ھند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے ہیں۔

**میاں صاحب :** ﴿بعد سلام و مصافحہ و باہمی گفتگوئے مزاج پرسی﴾ میں حسن شاہ محدِّث کا بیٹا ہوں۔

**ارشاد :** جناب میں اُن کے فضائل سے واقف ہوں اور آپ سے بھی ایک بار نیاز حاصل ہوا تھا۔

**میاں صاحب :** میں بالقصد (یعنی ارادتاً) ایک بات آپ سے گذارش کرنے کو آیا ہوں اگرچہ آپ کی طبیعت علیل (یعنی خراب) ہے ﴿مسہلات (یعنی پیچش) ہو رہے ہیں﴾ آپ کو تکلیف ضرور ہوگی مگر بات ضروری ہے اور اِس میں آپ کی رائے دریافت کرنی ہے۔

**ارشاد :** میں حاضر ہوں جو فہمِ قاصر (یعنی ناقص فہم) میں آئے اسے گذارش بھی کروں گا، اگرچہ ''رَأْیُ الْعَلِیْلِ عَلِیْلٌ'' (یعنی بیمار کی رائے بھی بیمار ہوتی ہے۔ت)

**میاں صاحب :** میری رائے یہ ہے کہ **کسی کو برا کہنا نہ چاہئے** اس لئے کہ صائبؔ نے کہا ہے۔

دھنِ خویش بَدُشنام میالا صائبؔ کیں زر قلب بھر کس کہ دھی باز دھد

(ترجمہ: اے صائب گالی گلوچ سے اپنا منہ آلودہ نہ کر کیونکہ جسے تو برا کہے گا اس کے دل سے بھی وہی صدا نکلے گی۔ت)

رسالہ ”سَلُّ السُّیُوفِ الْھِنْدِیَّۃ عَلٰی کُفرِیَاتِ بَابَا النَّجْدِیَّۃ“ میاں صاحب کے پاس پہنچ چکا تھا، یہ نصیحت اِس بنا پر تھی۔

**ارشاد :** بہت بجا (یعنی دُرُست) فرمایا۔ جہاں اِختلافات فَرْعِیَّہ ہوں جیسے باہم حنفیہ وشافعیہ وغیرہما فِرَقِ اہلسنّت (یعنی اہلسنّت کے گروہوں) میں وہاں ہرگز ایک دوسرے کو برا کہنا **جائز نہیں** اور فحش دُشنام (یعنی گالی گلوچ) جس سے دہن (یعنی منہ) آلودہ ہو کسی کو بھی نہ چاہیے۔

**میاں صاحب :** کچھ اختلافاتِ فروعی کی قید نہیں۔ زمانۂ رسالت میں دیکھئے: منافق لوگ کیسے مسلمانوں میں گھلے ملے رہتے تھے، نمازیں ساتھ پڑھتے، مجالس میں پاس بیٹھتے، شریک رہتے۔

**ارشاد :** ہاں صدرِ اسلام (یعنی شروعِ اسلام) میں ایسا تھا مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے صاف ارشاد فرمادیا کہ ﴿ندوے کا سا﴾ یہ گھال میل جو ہورہا ہے **اللہ** تعالیٰ تمہیں یوں رہنے نہ دے گا ضرور خبیثوں کو طیّبوں (یعنی پاکوں) سے **الگ** کردے گا۔

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ (پ ٤، اٰلِ عمرٰن : ١٧٩)

ترجمۂ کنزالایمان: **اللہ** مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو سُتھرے سے۔

اس کے بعد آپ کو معلوم ہے کیا ہُوا؟ بھری مسجد میں خاص جمعے کے دن عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَشْھَاد (یعنی برسرِ عام) حضورِ اقدس سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نام بنام ایک ایک کو فرمایا: ”یَا فُلَانُ فَاخْرُجْ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ، اُخْرُجْ یَا فُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ“ اے فلاں نکل جاتُو منافق ہے، اے فلاں نکل جاتُو منافق ہے۔ نماز سے پہلے سب کو **نکال** دیا۔ (یہ حدیث طبرانی وابنِ ابی حاتم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی) (المعجم الاوسط، الحدیث ٧٩٢، ج ١، ص ٢٣١)

مخالفینِ دین کے ساتھ یہ **برتاؤ** اُن کا ہے جنہیں ربُّ العزت عَزَّ جَلَالُہٗ رحمۃٌ للعالمین فرماتا ہے، جن کی رحمت رحمتِ اِلٰہیہ کے بعد تمام جہان کی رحمت سے **زیادہ** ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

**میاں صاحب :** دیکھئے فرعون کے پاس جب موسیٰ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ السَّلَام) کو بھیجا تو **اللہ** تعالیٰ نے فرمایا تھا:

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا (پ ١٦، طٰه: ٤٤) اُس سے نرم بات کہنا۔

**ارشاد :** مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اِرشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْؕ (پ ۱۰، التوبہ: ۷۳) اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور ان پر شدت وسختی کر۔

یہ اُنہیں حکم دیتا ہے جن کی نسبت فرماتا ہے:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ۝ (پ ۲۹، القلم: ٤) بے شک تُو بڑے خلق پر ہے۔

تو معلوم ہوا کہ مخالفانِ دین پر شدّت وغِلْظَت (یعنی سختی) مُنافیِ اَخلاق (یعنی بداَخلاقی) نہیں بلکہ یہی **خُلقِ حَسن** ہے۔

**میاں صاحب :** میری مراد کافروں سے نہیں۔ ﴿منافقین اور فرعون شاید مسلمان ہوں گے!﴾

**ارشاد :** جی آپ کی بہرکس (یعنی ''ہر کسی'') تو سب کو عام تھی۔ خیر اب کوئی دائرہ محدود کیجئے۔

**میاں صاحب :** جو کلمۂ کفر کہے اِسے اِن **لفظوں** سے بیان کیجئے کہ میرے فُلاں بھائی نے جو بات کہی ہے میرے نزدیک یہ **کلمۂ کفر** معلوم ہوتی ہے۔

**ارشاد :** کفریات بکنے والا بِحَمْدِ اللّٰہ میرا **بھائی نہیں** اور جب اس کا کلمۂ کفر ہونا ثابت ہو تو ان گرے لفظوں کی کیا حاجت کہ ''میرے نزدیک ایسا معلوم ہوتا ہے''جس سے عوام سمجھیں کہ احتمالی بات ہے، شک ہے۔

**میاں صاحب :** میرے نزدیک ضرور کہنا چاہئے۔

**ارشاد :** جب **دلیلِ شرعی** قائم ہو تو ضرور صاف کہنا چاہئے۔

**میاں صاحب :** خیر یہ کہو کہ کلمۂ کفر کہا مگر **گمراہ** نہ کہو۔

**ارشاد :** کیا خوب گمراہی کفریات بکنے سے بھی کسی **بدتر** چیز کا نام ہے؟

**میاں صاحب :** یوں تو داڑھی منڈا فاسق بھی گمراہ ہے مگر عرف میں گمراہ بہت **بُرالقب** ہے۔

**ارشاد :** داڑھی منڈانے والا کہ اسے فعلِ حرام جانے **فاسق** ہے گمراہ نہیں، (کہ راہِ سنّت جانتا اور اِس پر اعتقاد رکھتا ہے اگرچہ شامتِ نفس سے اختیار نہ کی) مگر قائلِ کفریات ضرور **گمراہ** ہے۔

**میاں صاحب :** کوئی قائلِ کفریات ہو بھی! اب آپ نے اتنے بڑے عالم محدِّث ﴿اسماعیل دہلوی﴾ جس کی عمر خدمتِ

حدیث میں کُٹی، کو قائلِ کفریات بنا دیا۔

**ارشاد:** ''سَلُّ السُّیُوف'' آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے؟

**میاں صاحب:** ہاں۔

**ارشاد:** میں نے اس میں **کافر** لکھا ہے؟

**میاں صاحب:** نہیں کافر نہیں لکھا۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ بھی غنیمت ہے ورنہ بہت وہابیہ تو یہی رو رہے ہیں کہ تکفیر کر دی۔﴾

**ارشاد:** تو جس قدر میں نے لکھا ہے وہ ضرور **ثابت** اور خدمتِ حدیث **مُسلَّم** (یعنی تسلیم) بھی ہو تو اس سے انتفائے ضلالت (یعنی گمراہی کا نہ ہونا) لازم نہیں۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ (پ ۲۵، الجاثیہ:۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) نے اسے باوصف علم کے گمراہ کیا۔

**میاں صاحب:** اب آپ نے لکھ دیا کہ انہوں نے کہا ہے: خدا کے سوا کسی کو نہ مانو۔

**ارشاد:** جی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے، یہی لفظ جا بجا دیکھ لیجئے۔

**میاں صاحب:** یہ کون کہے گا کہ نبی کا اعتقاد نہ رکھو۔

**ارشاد:** حضرت اُردو زبان ہے۔ آپ ہی فرمائیے کہ ماننے کے معنی کیا ہیں؟

**میاں صاحب:** بھلا ہم نبی کو نہ مانتے تو مڈل نہ پڑھتے کہ نوکری ملتی۔ حدیث کیوں پڑھتے؟

**ارشاد:** یہ آپ اپنی نسبت کہئے۔ اُس کے وقت نہ مڈل تھا نہ مڈل کی نوکری۔

**مولانا حسن رضا خان صاحب:** حضرت پچیس برس کی عمر کے بعد نوکری ملتی بھی تو نہیں۔

**میاں صاحب:** بَھلا کوئی نبی کی شان میں گستاخیاں کرے گا؟

**ارشاد:** کیا مَعَاذَ اللّٰہ مر کر مٹی میں مل جانا بتانا گستاخی نہیں؟

**میاں صاحب:** ﴿اِنکاری لہجے میں﴾ ہوں۔ کس نے کہا ہے؟

**ارشاد:** اسمٰعیل نے۔

**میاں صاحب :** کوئی نہیں۔ بھلا کوئی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو ایسا کہے ہے؟

**ارشاد :** ''تَقْوِیَۃُ الْاِیْمان''چھپی ہوئی موجود ہے، دیکھ لیجئے۔

**میاں صاحب :** بھلا کوئی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) کو ایسا کہے ہے؟

**ارشاد :** جی رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہی کی شان میں کہا ہے، دیکھ لیجئے نا۔

**سید مختار صاحب :** جناب میاں صاحب اُس کے کلمات ضرور یہاں ایسے ہیں جن سے دل دُکھتا ہے۔ یہ ﴿اعلیٰ حضرت قبلہ﴾ اِن کے سبب جوش میں ہیں۔

**میاں صاحب :** مولوی رُوم نے مثنوی میں لکھا ہے کہ اے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) تُو ظالم ہے جتنا چاہے مجھ پر ظلم کئے جا، تیرا ظلم مجھے اَوروں کے انصاف سے اچھا لگتا ہے۔

**ارشاد :** مولانا قدس سرہٗ نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے یوں عرض کی ہے؟

**میاں صاحب :** جی مولانا نے۔

**ارشاد :** مثنوی شریف لاؤ۔ مولوی محمد رضا خاں صاحب (یعنی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چھوٹے بھائی) مثنوی شریف لائے، جناب میاں صاحب کے سامنے رکھ دی۔ میاں صاحب نے ہاتھ سے ہٹا دی۔

**ارشاد :** حضرت بتایئے کہاں لکھا ہے؟

**میاں صاحب :** ﴿مثنوی شریف اور ہٹا کر﴾ اب اسی میں لکھا ہے: ع

**''گهه شهید دیده از..........خر''**

خر کے ساتھ شہید کا لفظ دیکھئے۔

**ارشاد :** یہ فِسق پر اِستہزا ہے۔ (یعنی گناہ کرنے پر گناہ گار کا مذاق اُڑایا ہے) (قرآن مجید میں) فرمایا:

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ○ (پ ۲۵، الدخان: ٤٩)

ترجمۂ کنز الایمان: چکھ ہاں ہاں تُو ہی بڑا عزت والا کرم والا ہے۔

اِسی حکایت کی سرخی میں ہے:

"جان من ........... رادیدی وکدورا ندیدی"

جناب نے یہ نہ دیکھا کہ مولانا کا یہ ارشاد تو ہماری دلیل ہے۔ جب ایک فاسِقہ کی نسبت اکابِر دین ایسے کلمات فرماتے ہیں تو گمراہانِ بددین زیادہ مستحقِ تشنیع وتوہین ہیں۔

**میاں صاحب:** اب آپ ہی جو اپنے آپ کو **عبدالمصطفٰی** لکھتے ہیں؟

**ارشاد:** یہ مسلمان کے ساتھ حسنِ ظن کی خوبی ہے! ربُّ العزت جل جلالہ نے قرآنِ عظیم میں جو فرمایا:

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآىِٕكُمْ (پ ۱۸، النور: ۳۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا۔

اِسے بھی **شرک** کہہ دیجئے۔ ﴿حضرت عالِمِ اہلِ سنت (یعنی اعلیٰ حضرت) نے اپنے قصیدے "اکسیرِ اعظم" ۱۳۰۲ھ کی شرح "مُجیرِ مُعظم" ۱۳۰۲ھ میں تحریر فرمایا ہے، شاہ ولی اللہ صاحب نے "اِزَالَۃُ الْخفا" میں حدیث نقل کی ہے: امیرالمؤمنین عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا "کُنْتُ عَبْدَہٗ وَ خَادِمَہٗ" میں حضور کا بندہ اور حضور کا خادِم تھا۔ (المستدرك على الصحيحين، كتاب العلم، خطبة عمر بعد ما ولي على الناس، الحديث ٤٤٥، ج١، ص ٣٣٣) اِس مسئلے کی بحث کافی اسی کتابِ مُستطاب (یعنی بابرکت کتاب) میں ہے۔﴾

**میاں صاحب:** خیر بھائی تمہیں اختیار ہے بُرا کہو بُرا سنو۔

**ارشاد:** کافر کو کافر، رافضی کو رافضی، خارجی کو خارجی، وہابی کو وہابی **ضرور** کہا جائے گا اور وہ ہمیں بُرا کہیں تو اِس کی کیا پرواہ! ہمارے پیشواؤں صدیق وفاروق (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو اِنتقال فرمائے ہوئے تیرہ سو برس گزرے آج تک اُن کا برا کہنا نہیں چُھوٹا۔

**میاں صاحب:** ایسے ہی وہ (یعنی فریق مخالف) بھی کہتے ہیں پھر اس سے کیا حاصل؟

**ارشاد:** ضرور حاصل ہے۔ حدیث میں فرمایا:

اَ تَرْعُوْنَ عَنْ ذِكْرِ الْفَاجِرِ مَتٰى يَعْرِفُهُ النَّاسُ اُذْكُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَا فِيْهِ يَحْذَرُهُ النَّاسُ

کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو! لوگ اسے کب پہچانیں گے؟ فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔

﴿یہ حدیث امام ابوبکر ابنِ ابی الدنیا نے کتاب "ذَمُّ الْغِیبَة" اور امام ترمذی محمد بن علی نے "نَوادِرُ الْاُصُول" اور حاکم نے "کِتَابُ الْکُنٰی" اور شیرازی نے "کِتابُ الْاَلْقاب" اور ابنِ عدی نے "کامل" اور طبرانی نے "معجم کبیر" اور بیہقی نے "سننِ کبریٰ" اور خطیب نے "تاریخ" میں حضرت معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خطیب نے "رُواۃ مالك" میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی﴾

(موسوعة ابن ابی الدنیا، الغیبة والنمیمة، الحدیث ٨٤، ج٤، ص٣٧٤)

**میاں صاحب:** تو یہ تو فاسق کو کہا ہے۔

**ارشاد:** فسقِ عقیدہ، فسقِ عمل سے بدر جہا (یعنی کئی درجے) بدتر ہے۔

**میاں صاحب:** بے شک۔

**ارشاد:** خود حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سب بدمذہبوں کو جہنمی بتایا:

کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً ترجمہ: ایک فرقے کے علاوہ باقی سب فرقے دوزخی ہیں۔

(المعجم الاوسط، الحدیث ٤٨٨٦، ج٣، ص٣٨٠) **اب کیا نہ کہا جائے گا کہ رافضی گمراہ جہنمی ہیں!**

**میاں صاحب:** رافضی جہنمی نہیں۔

**ارشاد:** حدیث کا کیا جواب؟

**میاں صاحب:** ﴿سکوت فرمایا﴾

**ارشاد:** کیا آپ کے نزدیک ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کافر کہنے والا جہنمی نہیں؟

**میاں صاحب:** کون کہتا ہے؟ کوئی نہیں۔

**ارشاد:** رافضی کہتے ہیں۔

**میاں صاحب:** کوئی رافضی ایسا نہیں کہتا۔

**مولوی سیِّد تَصَدُّق علی صاحب:** چھپی ہوئی کتابیں تو موجود ہیں اور کوئی کہتا ہی نہیں!

**میاں صاحب:** میرے دس بارہ ہزار ملاقاتی اور عزیز رافضی ہیں، کسی نے میرے سامنے اِس کا اِقرار نہیں کیا، کوئی ایسا نہیں کہتا۔

**سیِّد مختار صاحب:** حضرت وہ ضرور ایسا کہتے ہیں۔ آپ کے سامنے تقیۃً (یعنی اپنے مذہب کو چھپاتے ہوئے) کچھ

اور کہہ دیا ہوگا۔

**ارشاد :** حضرت اب وجہِ حمایت معلوم ہوئی!

**میاں صاحب :** پھر بھائی تم اُنہیں بُرا کہو، وہ تمہیں بُرا کہیں۔

**ارشاد :** اِس کی پرواہ نہیں۔ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جواَب تک (بُرا) کہا جاتا ہے۔

**میاں صاحب :** ایسے ہی وہ بھی کہتے ہیں۔

**ارشاد :** آپ کے نزدیک یہود ونصاریٰ گمراہ ہیں یا نہیں؟

**میاں صاحب :** ہوں گے۔

**ارشاد :** ہیں یا نہیں؟

**میاں صاحب :** ہوں گے ﴿**اللہ اللہ** ضروریاتِ دین میں بھی تأمُّل﴾

**سیّد مختار صاحب :** اس سوال کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ہی وہ بھی آپ کو کہتے ہیں تو اہلِ باطل اگر اہلِ حق کو اہلِ باطل کہیں،اس سے اہلِ حق انہیں اہلِ باطل کہنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

**میاں صاحب :** تشدد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگلے زمانے میں رافضیوں نے سنیوں کو قتل کیا،سنیوں نے رافضیوں کو مارا۔ ہمارے نزدیک دونوں مردُود ﴿**اللہ اللہ** کفریات بکنے والوں کو گمراہ نہ کہے،رافضیوں کو جہنمی نہ بتائے مگر سنّی ضرور مردود۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن﴾

**ارشاد :** آپ ایسا فرمایئے مگر اہلِ سُنّت ایسا ہرگز نہیں کہہ سکتے۔

**میاں صاحب :** جب دونوں مسلمان ہیں اور باہم لڑے،دونوں مردُود ہوئے ﴿سُبحٰنَ اللّٰہ اسی دلیل سے خارجیوں نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اور اہلِ جَمَل واہلِ صِفّین سب پر مَعَاذَ اللّٰہ وہ حکمِ ناپاک لگایا تھا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن﴾

**ارشاد :** بھلا امیر المؤمنین مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جو ایک دن میں پانچ ہزار کلمہ گو قتل فرمائے جو نہ صرف مسلمان بلکہ قُرَّاء وعلماء کہلاتے،اُس کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

**سید مختار صاحب :** میاں صاحب یہ بحث ختم نہ ہوگی۔اب تشریف لے چلئے اور اس جلسے کو خوشی وخوش اُسلوبی پر

ختم کیجئے۔

**میاں صاحب :** ﴿کھڑے ہوکرتشریف لے جاتے وقت﴾ ابوبکرصدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کوکسی نے اُن کے سامنے برا کہا۔ لوگوں نے اسے قتل کرنا چاہا۔صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا کہ قتل میرے برا کہنے والے کے لئے نہیں ہے۔

﴿آگے تتمّہ (یعنی خاتمہ)،حدیث یوں ہے کہ جورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے،(المعجم الصغیر للطبرانی، ج ۱، ص ۲۳٦) میاں صاحب یہیں تک پہنچے کہ ''اس کے لئے ہے کہ'' اعلیٰ حضرت قبلہ نے سبقت کر کے فرمایا﴾ جورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے مَعَاذَ اللّٰہ مرکرمٹی میں مل گئے۔

حاضرین سوائے میاں صاحب،سب ہنسنے لگے۔

**ارشاد :** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم امیرالمؤمنین مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے تابع (یعنی پیروکار) ہیں جنھوں نے خوارِج کو نہ گلے لگایا نہ بھائی بنایا۔بدمذہبی کے ہوتے ہوئے کچھ پاس (یعنی لحاظ) نہ فرمایا۔

**میاں صاحب :** السلام علیکم

﴿جلسہ بالخیر (یعنی بخوبی) ختم وتمام وَالْحَمْدُ لِلّٰہ﴾

## تہمت کی جگہ سے بچئے

**مؤلف :** حدیث میں ارشاد فرمایا:

اِتَّقُوْا مَوَاضِعَ التُّھَمِ — بچوتہمت کی جگہوں سے۔

(کشف الخفاء، حرف الھمزہ مع الباء الموحدۃ، حدیث ۸۸، ج ۱، ص ۳۷)

یہ امرکسی کے ساتھ خاص نہیں سب مسلمانوں کو عام ہے۔وہ عام ہوں یا خاص اور ظاہر کہ اولیائے کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) مُکَلَّف (یعنی پابندِ قانونِ شرع) ہیں تو وہ بھی مامور (یعنی حکم میں شامل) ہوئے پھر اُنھیں اِس امر کا خلاف کیونکر جائز ہوگا اور پھر اِس صورت میں صرف تہمت کے موقع سے نہ بچنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کو بلاوجہ بدگمانی کا مرتکب کرنا بھی ہے،جو حرام ہے۔

**ارشاد :** شریعت میں اَحکامِ اِضطرار (یعنی بےاختیاری ومجبوری کے احکام)،اَحکامِ اِختیار سے **جدا** ہیں۔سب جانتے ہیں کہ خمر (یعنی شراب) وخنزیرحرامِ قطعی ہیں،مگرساتھ ہی اِرشاد ہوا: